



تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے، حالانکہ (یہ نہیں سوچتا کہ) شاید وہ اسی دن کے آخری حصے میں اس سے ہم بستر بھی ہو

عبداللہ بن زعمہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک دن دورانِ خطبہ (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی اور اس کی کوچیں کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ نے یہ آیت {إِذِ اتَّبَعَتْ أَشْقَاهَا اتَّبَعَتْ} تلاوت کی (اور فرمایا: "اس کام کے لیے ایک سخت دل، طاقت ور، قبیلے کا قوی و مضبوط شخص اٹھا" پھر آپ نے عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی فرمایا: "آخر کیوں کوئی اپنی بیوی کو غلام کو کوڑے مارنے کی طرح کوڑے مارتا ہے، جب کے اس بات کا امکان رہتا ہے کہ وہ دن کے آخری حصے میں (یعنی رات میں) اس کے ہاتھوں میں سوئے بھی پھر ہوا خارج ہو جائے کی وجہ سے ہنسنا پر نصیحت کی فرمایا: "تم میں سے کوئی اس کام پر کیوں ہنسنا ہے، جو وہ خود بھی کرتا ہے"

[صحیح] [متفق علیہ]

نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جسے عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ سنا، آپ نے جو خطبہ دیا اس میں انہوں نے آپ کو اس اونٹنی کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو حضرت صالح علی نبینا وعلیہ أفضل الصلاة والسلام کو بطور معجزہ دی گئی تھی آپ نے دورانِ خطبہ اس بدبخت شخص کا بھی ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اس کا نام فُدار بن سالف تھا جو کہ قوم کا سب سے بدبخت شخص تھا اس بدبخت کے من جملہ اوصاف میں اس کا بھی ذکر آیا ہے کہ اس کے جیسا کوئی دوسرا بدبخت نہیں تھا، فساد اور اپنی قوم میں اثر و رسوخ رکھنے والا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے، جو کہ عام طور پر ضربِ شدید (سخت مار) ہوا کرتی ہے حدیث کا سیاق ایک عقل مند کی طرف سے دو امور کے صدور کو بعید تر قرار دیا گیا ہے؛ اپنی بیوی کی سخت پٹائی بھی کرے اور اسی دن یا اسی رات مجامعت بھی کرے کیوں کہ جماع اور بیوی سے مہستری ہے اس وقت ہی اچھا لگتا ہے، جب رات میں ایک دوسرے کے ساتھ رغبت اور باہمی میلان ہو، جب کہ پٹائی سے دوچار ہونے والا شخص عام طور پر پٹائی کرنے والا سے متنفر رہتا ہے اس طرح یہاں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ایک مذموم کام ہے اگر مارنا ضروری ہو جائے، تو پھر ہلکی مار ماری جائے کہ باہمی نفرت کی فضا نہ پیدا ہو مارنے اور ادب سکھانے میں افراط سے کام نہ لیا جائے پھر آپ نے ان کو نصیحت کی یعنی انہیں خبردار کیا ہوا خارج ہو جائے پر ہنسنا سے کیوں کہ یہ خلاف مروت ہے اور اس میں تک عزت بھی ہے اس کی قباحت بیان کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا عمل پر کیوں ہنسنا ہے، جسے وہ خود بھی کرتا ہے؟ کیوں کہ ہنسی تو کسی عجیب و غریب بات پر آتی ہے! اگر صرف ہنسی کے آثار ظاہر ہوں، تو اسے تبسم کہا جاتا ہے، اگر اس میں تھوڑی سی زیادتی ہو جائے اور ساتھ میں آواز پیدا ہو جائے، تو اس کو (ضحک) ہنسی کہا جاتا ہے اور اگر آواز بلند ہو جائے تو اسے قہقہہ کہا جاتا ہے جب ریح کا خروج فطری طور پر ہر انسان سے ہوتا ہے، تو اس پر ہنسنا کی کیا بات ہے؟



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

